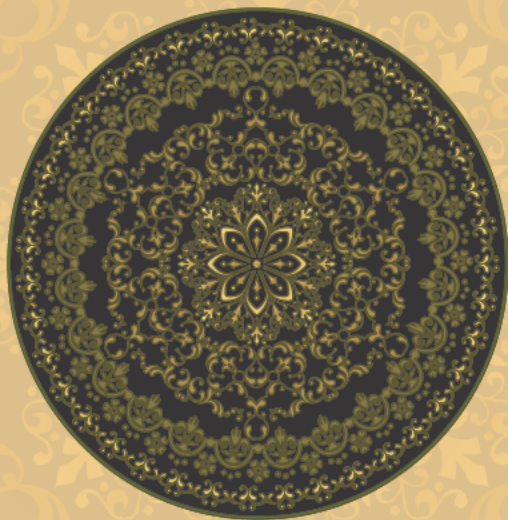


شَہْرُ رَمَضَانَ

رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام



ڈاکٹر فرحت ہاشمی

eBook

شَهْرُ رَمَضَانَ

رحمت کے دروازے کھلتے ہیں!

- رمضان سال کے تمام مہینوں میں سب سے زیادہ افضل مہینہ ہے۔
- جس میں قرآن مجید محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔
- اسی مہینے میں قرآن مجید لوح محفوظ سے بیت العزت میں اتارا گیا۔
- اسی مقدس ماہ میں صحف ابراہیم اور تمام کتب سماویہ تورات، زبور اور انجیل نازل ہوئیں۔
- رمضان کے دنوں میں روزہ رکھنا اور راتوں کا قیام بخشش کا باعث ہے۔
- اسی ماہ میں وہ مبارک رات لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
- اس ماہ کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔
- رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔
- جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔
- شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔
- اس ماہ میں تقویٰ، اخلاص، ہدایت، صبر، انسانی ہمدردی اور تزکیہ نفس جیسی اعلیٰ اقدار حاصل ہوتی ہیں۔
- رمضان تقرب الی اللہ کے حصول کا مہینہ ہے۔
- رمضان اپنے اندر مثبت تبدیلی لانے اور بُری عادات کو اچھی عادات سے بدلنے کا مہینہ ہے۔
- رمضان روحانی، جسمانی، ذہنی اور قلبی صحت حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ لہذا
- رمضان کی آمد پر خوش ہو جائیں، اللہ کا شکر ادا کریں اور اس کی ہر گھڑی کو غنیمت جانیں۔۔۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (صحیح مسلم: 2496)

”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اب ہے کوئی جوان میں داخل ہو!

ISBN 978 969 8665 21 0



پبلی کیشنز
AL HUDA PUBLICATIONS



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُ

کے نام سے

جو بہت مہربان

نہایت رحم کرنے والا ہے

نام کتاب _____ شَهْرُ رَمَضَانَ
 تالیف _____ ڈاکٹر فرحت ہاشمی
 ناشر _____ الہدی پبلی کیشنز، اسلام آباد
 ایڈیشن _____ سوم
 ISBN _____ 978-969-8665-21-0
 تعداد _____ تیس ہزار
 قیمت _____
 تاریخ اشاعت _____ 23 جون 2012ء، 2 شعبان 1433ھ

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان
 فون: +92-51-4866125-9 +92-51-4866130-1
 Email: salesoffice.isb@alhudapk.com
 www.alhudapk.com www.farhathashmi.com
 کراچی: 30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی، پاکستان
 فون: +92-21-34528547 +92-21-34528548

امریکہ: PO Box 2256 Keller TX 762 44
 Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918
 Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd Mississauga Ontario L4Z IN9 Canada
 Ph: (905)-624-2030 (647)-869-6679
 www.alhudainstitute.ca

الہدی انٹرنیشنل کی اجازت سے آپ اس کتاب کو شائع کر سکتے ہیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ

رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام

قرآن و سنت کی روشنی میں

ڈاکٹر فرحت ہاشمی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شَهْرُ رَمَضَانَ

ترتيب

نمبر شمار	موضوع	صفحة
14	شهر المواساة	27
15	شهر الصدقة	29
16	شهر القيام	31
17	رمضان و العمرة	33
18	العشر الاواخر	34
19	سنة الاعتكاف	35
20	ليلة القدر	37
21	احكام الصيام	40
22	الوداع رمضان	42
23	عيد الفطر	44
24	تكبيرات	45
25	صيام الشوال	46
26	مصادر	47

نمبر شمار	موضوع	صفحة
1	مقدمه	1
2	شهر رمضان	2
3	مرحبا رمضان	3
4	استقبال رمضان	5
5	شهر الرحمة والبركة	6
6	شهر الصيام	7
7	شهر السحور والافطار	10
8	شهر الغفران	13
9	شهر التقوى	15
10	شهر الصبر	17
11	شهر القرآن	19
12	شهر الدعاء	22
13	شهر الذكر	24

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اَصْطَلَفَ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا اور وہی اس کا رازق ہے۔ اُس نے انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے آسمان سے رزق کے ساتھ ساتھ ہدایت بھی اتاری اور زندگی کے ہر معاملے میں اپنی مخلوق کی رہنمائی فرمائی۔ خالق کائنات نے یہ بھی بتایا کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اس مقصد کے لیے اس نے رسول بھیجے اور ان کے ذریعے انسان کو اپنی عبادت کے عملی طریقے سکھائے۔ آخری پیغمبر محمد ﷺ کے ذریعے دین کو مکمل کیا۔ آپ نے زندگی کے ہر معاملے میں خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات ان سب میں بہترین معیار قائم کر کے دکھایا۔ عبادات میں سے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو فرض کا درجہ دیا گیا۔

نماز روزانہ کی عبادت ہے جبکہ روزہ سالانہ عبادت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مبارک مہینہ کا انتخاب کیا اور اسے دوسرے تمام مہینوں پر فضیلت بخشی۔ رمضان کی اسی فضیلت اور اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے تاکہ اس ماہ میں شعوری عبادت کے ذریعے اس کی رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔

اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ رمضان میں خلوص نیت کے ساتھ کثرت سے نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور تقرب الی اللہ کے راستے کی تمام اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں کو دور کر دے اور اس کاوش کو اپنے لیے خالص کر لے، اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کی تیاری میں کسی بھی طرح سے مدد کی انہیں اجر عظیم عطا فرمائے، اسے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنادے اور اسے پڑھنے والوں کے لیے فائدہ مند بنادے۔ آمین

فرحت ہاشمی

1، اگست 2011ء

29، شعبان المعظم 1432ھ

رمضان کی قیمتی گھڑیوں سے بھرپور استفادہ کے لیے رہنما کتاب

خود پڑھیے اور دوسروں کو بھی متعارف کروائیے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ

الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُم

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرة: 185)

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے

جو انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست

دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں

پس جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس مہینے کے روزے رکھے

اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔

اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا

اور یہ کہ تم روزوں کی تعداد پوری کرو

اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں نوازا ہے

اس پر اس کی بڑائی بیان کرو

”تا کہ تم شکر گزار بنو۔“

مَرْحَبَا رَمَضَانَ

خوش آمدید رمضان

شعبان کا چاند طلوع ہوتے ہی رمضان کی خوشبو آنے لگتی ہے۔ دل میں خوشی کے جذبات امنڈنے لگتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو ایک معزز مہمان کی آمد آمد ہے جو سب کے لیے رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے خزانے لیے آ رہا ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ گزشتہ رمضان میں عبادت کر رہے تھے مگر! آج وہ دنیا میں موجود نہیں۔۔۔ آج وہ مساجد میں نہیں۔۔۔ قبرستانوں میں ہیں۔۔۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو جسمانی یا ذہنی بیماری، بڑھاپے یا کسی اور عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہیں۔ پس وہ خوش نصیب جنہیں اس رمضان سے استفادہ کا موقع مل رہا ہے انہیں چاہیے کہ پوری محبت سے رمضان کو خوش آمدید کہیں، نیکی کے تمام مواقع سے خوب فائدہ اٹھانے کے لیے پورے جوش و خروش سے تیاری شروع کر دیں اور رمضان کی آمد کے ساتھ ہی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی پکار پر دل و جان سے لبیک کہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَيُتَادَى مُتَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ! اقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ! اَقْصِرْ (سنن الترمذی: 682) ”اور ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اے نیکیوں کے طالب! آگے بڑھ اور اے برائیوں کے طالب! باز آ جا۔“

کرنے کے کام

- ماہ شعبان کے نصف اول میں روزے رکھیں خصوصاً گزشتہ رمضان کے قضا روزے لیکن پندرہ شعبان کے بعد رمضان کی تیاری اور جسم کی قوتوں کو بحال کرنے کے لیے روزے نہ رکھیں۔
- ایسی کتب کا مطالعہ کریں یا لیکچرز سنیں جن کے بعد روزے سے متعلق احکامات تازہ ہو جائیں تاکہ پورے آداب و شرائط کے ساتھ روزہ رکھ سکیں۔
- گھر والوں، دوست احباب اور ہمसाہیوں کے ساتھ رمضان کے بارے میں باہم گفتگو کر کے انہیں ذہنی طور پر رمضان کے لیے تیار کریں۔
- رمضان سے متعلق معلومات، کتب، کیسٹس، سی ڈیز، لوگوں تک پہنچائیں یا انہیں بطور تحفہ دیں۔

• گھر کی صفائی اچھی طرح کر لیں۔ تمام اشیاء کو منظم طریقے سے رکھ لیں مثلاً کام کے دوران قرآن مجید سننے کے لیے سی ڈی اور کیسٹ پلیئر، دعاؤں کی کتب وغیرہ۔

• تمام ضروری کام مثلاً ماہانہ راشن، تمام اہل خانہ، ملازمین اور زیر کفالت افراد کے لیے عید کے کپڑے، دوستوں رشتہ داروں کے لیے عید کے تحائف وغیرہ کی خریداری کر لیں تاکہ رمضان کی عبادت میں خلل واقع نہ ہو۔

• صدقہ و خیرات کے لیے رقم اور ضروری چیزیں الگ کر لیں اور اس بات کا تعین بھی کر لیں کہ کس کس کو، کتنا، کیا اور کب دینا ہے۔

• روزمرہ کے کاموں کی فہرست بنالیں اسی طرح عبادات مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، حفظ، نوافل، ذکر، دعا اور صدقہ وغیرہ کے لیے اہداف (goals) کا تعین کرنے کے علاوہ ان کے لیے اوقات کی منصوبہ بندی بھی کر لیں۔

• سہولت کے لیے دن کے اوقات کو مندرجہ ذیل طریقے پر تقسیم کر لیں مثلاً۔ فجر سے طلوع شمس تک نماز فجر، تلاوت قرآن مجید، صبح کے اذکار، مطالعہ دینی کتب۔ طلوع شمس سے ظہر تک اشراق و چاشت کے نوافل، دورہ قرآن سننایا کروانا، نماز ظہر اور روزمرہ کے کام کاج۔ ظہر سے عصر تک قیلوہ و دیگر ضروری کام اور نماز عصر۔ عصر سے مغرب تک افطاری کی تیاری، شام کے اذکار و دعائیں۔ مغرب سے عشاء تک افطاری، نماز مغرب، کھانا اور تراویح کی تیاری پھر نماز عشاء اور تراویح کے بعد رات کا ایک حصہ آرام، سحری سے قبل نوافل، استغفار اور سحری کی تیاری اور پھر نئے دن کا آغاز۔

• اس بات کا پختہ عزم کر لیں کہ اس ماہ میں ایمانی و روحانی ترقی، اخلاقی بہتری اور نیکیوں میں سبقت لے جانا ہے اور اس رمضان کو پچھلے رمضان سے بہتر بنانا ہے۔

یاد رکھیں! کہ یہ گنتی کے چند دن ہیں لہذا

- زیادہ وقت عبادات اور باعثِ اجر کاموں پر لگائیں۔
- مباح اور ذاتی ضروریات کی تنگ و دوپر کم وقت لگائیں۔
- غیر ضروری مصروفیات ترک کر دیں۔

اِسْتِقْبَالُ رَمَضَانَ

استقبالِ رمضان دعاؤں کے ساتھ

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں کیونکہ آمدِ رمضان کا فیصلہ چاند دیکھنے پر ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنَّ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا (صحیح مسلم: 2514) ”جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو افطار کرو اور اگر مطلعِ امرا آلود ہو تو تیس روزے پورے کر لو۔“

رمضان کا استقبال خوشی اور دعاؤں کے ساتھ کریں اور چاند دیکھ کر درج ذیل دعائیں مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (سنن الترمذی: 3451)

”یا اللہ! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما،

(اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ

(الکلم الطیب: 162)

”اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ (اے چاند!)

ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

اللہ کرے ہمارا یہ رمضان گزشتہ تمام رمضانوں سے زیادہ بہتر ہو! آمین

رَمَضَانَ شَهْرُ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَاتِ

رحمت و برکت کا مہینہ

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔ شیاطین کو قید کر کے اپنے بندوں کو نیکی کے کاموں کی رغبت دلاتا ہے تاکہ بھلائی کے کام کرنا ان کے لیے آسان ہو جائیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (صحیح مسلم: 2496)

”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔“ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قَدْ جَاءَكُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْحَجِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ (مسند احمد، ج: 12، 7148)

”تحقیق تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو تحقیق وہ محروم ہی رہا۔“

کرنے کے کام

• اللہ کی رحمت پانے کے لیے ہر اچھے کام مثلاً عبادات، صدقہ خیرات، دوسروں کی مدد، سلام اور مسکراہٹ وغیرہ میں سبت لے جانے کی کوشش کریں۔

• اس دعا کو زبانی یاد کر لیں اور صبح و شام پڑھیں يَا خَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ اٰصْلِحْ لِيْ

شَانِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ (مسند الکبریٰ للنسائی: 10404) ”اے زندہ اور قائم

رہنے والے! تیری رحمت کے سبب سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سب کاموں کی اصلاح فرما دے اور پلک جھپکنے

تک کے لیے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر۔“

رَمَضَانَ

شَهْرُ الصَّيَامِ

روزوں کا مہینہ

روزہ اس ماہ کی خصوصی عبادت ہے جو شعبان المعظم ۲ھ میں فرض کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں 9 برس رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ روزہ پہلی اُمّتوں پر بھی فرض تھا اس غرض کے لیے رمضان کا مہینہ اُمّت مسلمہ کے حصے میں آیا ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرة: 183) ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اس طرح فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔“

دوسری جگہ فرمایا: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: 185) ”پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔“

حدیث سے بھی روزے کی فرضیت ثابت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ (صحیح مسلم: 113) ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

☆ روزہ فرض عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار فائدوں کا حامل اور اجر و ثواب کمانے کا ذریعہ بھی ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

روزہ جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے: ابو امامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے عمل کی بابت سوال کیا جو انہیں جنت میں داخل کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَأَمْلَأُ لَكَ (سنن النسائی: 2222) ”تم روزہ کو لازم پکڑ لو کہ اس کی مانند کوئی چیز نہیں۔“

روزہ دار کے لیے جنت میں خصوصی دروازہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ

الرَّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا (سنن ابن ماجہ: 1640) ”جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن پکارا جائے گا روزے رکھنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ جو شخص روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا وہ اس میں داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہو گیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“

روزہ آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا (صحیح مسلم: 2711) ”جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت پر رکھے گا۔“

روزہ دار کے منہ کی بساند: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِكِ (صحیح البخاری: 1894) ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان روزہ دار کے منہ کی بساند اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

روزے کی جزا خود اللہ تعالیٰ دیں گے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِي بِهِ (صحیح البخاری: 1904) ”ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزہ کے، بے شک وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔“ یہ ایک بہت بڑے شرف کی بات ہے کہ جہاں باقی عبادات کا اجر دس سے سات سو گنا بتایا وہاں روزے کا اجر مخفی رکھا گیا ہے کیونکہ درحقیقت یہ خود ایک مخفی عبادت ہے۔

روزہ ڈھال ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ (سنن ابن ماجہ: 1639) ”روزہ آگ سے ڈھال ہے جس طرح لڑائی میں تم میں سے کسی کی ڈھال ہوتی ہے۔“ یعنی روزے کی وجہ سے انسان بہت سے ان گناہوں سے بچ جاتا ہے جن کے ارتکاب کی صورت میں وہ جہنم میں جاسکتا تھا۔

☆ لغت عرب میں صیام ”مطلق رک جانے“ کو کہتے ہیں۔ شرعی اعتبار سے روزہ عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے صبح صادق کے طلوع سے سورج کے غروب

تک اجتناب کرنا ہے مگر یاد رہے کہ روزہ صرف کھانا پینا ہی نہیں بہت سی بری عادات کے چھڑانے کا ذریعہ بھی ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابن الجوزی نے روزے کے تین درجے بتائے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہمارا روزہ کس درجے کا ہے۔

1- عام روزہ

• عام روزہ تو یہ ہے کہ خود کو پیٹ بھرنے اور شہوت سے روکے۔

2- خاص روزہ

• خاص روزہ یہ ہے کہ نظر، زبان، ہاتھ پاؤں، کان اور تمام اعضاء کو گناہ سے بچائے۔

3- خاص الخاص روزہ

• اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دل کو رذی خیالات اور اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والے افکار سے پاک کر دے اور اس کی یاد کے سوا ہر چیز سے رک جائے۔ (منہاج القاصدین: 77)

کرنے کے کام

• روزہ ایک فرض عبادت ہے جسے خالص نیت کے ساتھ صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھیں۔

• کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ ہرگز نہ چھوڑیں۔

• روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے بچیں۔

• روزے کی حالت میں خاص طور پر زبان کی حفاظت کریں۔

• گھر میں عبادت کے لیے ایک جگہ مقرر کر لیں۔ جہاں ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہوں مثلاً جائے نماز، قرآن مجید، ذکر واذکار کی کتب وغیرہ۔ اس سے وقت کی بچت ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ

سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری: 38)

رَمَضَانَ

شَهْرُ السُّحُورِ وَالْإِفْطَارِ

سحری اور افطاری کا مہینہ

روزہ نفس کو اللہ کی اطاعت کا پابند بناتا ہے۔ بندہ اللہ کے حکم سے ایک خاص وقت تک کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور ایک مخصوص وقت میں (سحری) خواہ اس کا دل نہ بھی چاہ رہا ہو تو اللہ کی خوشنودی کے لیے کھاتا ہے۔ بعض اوقات سحری کھانے میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا جاتا ہے بعض لوگ سحری کرتے ہی نہیں، بعض وقت سے پہلے ہی کھا لیتے ہیں جب کہ تاخیر سے کھانا اخلاق نبوت میں سے ہے۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّ: تَعَجُّيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ (صحيح الجامع الصغير، ج: 1، 3038) ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام اخلاق نبوت میں سے ہیں افطاری میں جلدی، سحری میں تاخیر اور نماز میں دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھنا۔ سحری کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے: بندہ مومن کے لیے سحری کھانے میں برکت ہے اور سحری کھانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً (صحيح البخاری: 1923) ”سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“ حضرت عریاض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سحری کے لیے بلایا اور فرمایا: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ (سنن ابی داؤد: 2344) ”آؤ مبارک کھانا کھاؤ۔“

سحری اللہ کی عطا ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّ السُّحُورَ بَرَكَهٌ أَعْطَا كُمُوهَا اللَّهُ فَلَا تَدَعُوهَا (مسند احمد، ج: 38، 23142) عبد اللہ بن حارث نبی کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ سحری برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لیے اسے مت چھوڑا کرو۔

عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مُعَدٍ يَكْرِبُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السُّحُورِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

(سنن النسائي: 2166) مقدم بن معد كيرب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے اوپر صبح کا کھانا (یعنی سحری) لازم کرو اس لیے کہ وہ صبح کا مبارک کھانا ہے۔

سحری ضرور کھانی چاہیے اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ (مسند احمد، ج: 17، 11086) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سحری کھانا باعث برکت ہے اس لیے اسے ترک نہ کیا کرو، خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا کرو۔“ سحری کھانے والوں پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ (المعجم الأوسط الطبرانی، ج: 7، 6430)

”یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں اور فرشتے ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

کھجور بہترین سحری ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ (سنن ابی داؤد: 2345) ”کھجور مومن کی بہترین سحری ہے۔“ سحری میں متوازن غذا استعمال کریں تاکہ دن بھر تروتازہ رہیں اور صبح طور پر فرائض اور دیگر عبادات ادا کر سکیں۔

افطاری کا وقت خوشی کا وقت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ (صحیح البخاری: 1904) ”روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے تو خوشی محسوس کرتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔“

افطار جلدی کرنا مسنون ہے: چنانچہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ (صحیح البخاری: 1957) ”جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے بھلائی پر ہیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ (صحیح الجامع الصغیر: 746) ”جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو اسے چاہیے کہ کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے۔ بلاشبہ پانی پاک کرنے والا ہے۔“

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ (سنن ابی داؤد: 2356) ”رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجور تناول فرما لیتے۔ یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔“

افطاری کروانے کا اجر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا (سنن الترمذی: 807) جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اس اجر سے کم کوئی چیز نہیں ہوگی۔

کرنے کے کام

- سحری و افطاری کا اہتمام اعتدال کے ساتھ کریں کیونکہ یہ شہر الطعام نہیں بلکہ شہر الصیام ہے۔
- بہت مرغن غذاؤں اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کریں تاکہ جسم میں سستی پیدا نہ ہو۔
- بچا ہوا کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی ضرورت مند کو دے دیں۔
- افطار کی دعائیں: روزہ کھولتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہتے تھے:

• اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ (مشكاة المصابيح: 1994) (ضعیف)

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔“

• ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ (سنن ابی داؤد: 2357)

”پاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں اور (روزے کا) ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔“

روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعائیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس روزہ افطار کیا

اور پھر یہ دعائی: افْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ

عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ (سنن ابی داؤد: 3854) ”روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں اور

نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔“

رَمَضَانَ شَهْرُ الْغُفْرَانِ بخشش کا مہینہ

اللہ تعالیٰ بہت غفور رحیم ہے، واسع المغفرة ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، اُس کا وعدہ ہے کہ جو گناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے توبہ کر لیں وہ انہیں معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ يَحْتَسِبُونَ كَثِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّمَمُ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ... (سورة النجم: 32)

”وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں ماسوائے صغیرہ گناہوں کے تو تیرا رب بڑا بخشش والا ہے۔“

انسان خطا کا پتلا ہے۔ زندگی میں چھوٹے بڑے گناہوں میں مبتلا ہوتا رہتا ہے جس پر اُس کو ندامت اور شرمندگی بھی ہوتی ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ کسی طرح ان گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہو اور اس دلدل سے باہر نکل آئے۔

رمضان گناہوں سے پاک ہونے کا بہترین موقع ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٍ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ (صحیح مسلم: 552) ”ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔“

دن کا روزہ اور رات کا قیام بخشش کا ذریعہ ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحیح البخاری: 38) ”جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

روزہ دار مرد و عورت کے لیے بخشش کا وعدہ ہے: ارشاد ہے: وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ ... الخ - أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب: 35) ”اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ... اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔“

جو شخص رمضان پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ بد نصیب ہے: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا آمین آمین آمین، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا:

يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأُدْخِلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْ آمِينَ فَقُلْتُ

آمِينَ... (المعجم الكبير للطبراني: 2022) اے محمد ﷺ! اللہ سے اپنی رحمت ربانی سے دُور کرے جس نے رمضان پایا پھر وہ مر گیا اور اس کی بخشش نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ جہنم میں داخل کر دیا گیا آپ کہیے آمین میں نے کہا آمین...

سحری کا وقت استغفار کے لیے بہت موزوں ہے: اللہ کے خاص بندوں کی صفت ہے کہ وہ اس وقت اللہ سے سرگوشیاں کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (الذِّرَات: 18) ”اور وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ لِيَنْصِفَ اللَّيْلَ الْأَخْرَ أَوْ لِيُلْثَ اللَّيْلَ الْأَخْرَ فَيَقُولُ: مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي

يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

(سنن الدارمی، ج: 1، 1478) ”اللہ تعالیٰ ہر رات کو آدھی رات یا ایک تہائی رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا

پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے استغفار طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔ یہاں تک کہ طلوع فجر ہوتی ہے۔“

کرنے کے کام

• اپنے گناہوں پر نادم ہو کر غلطیوں کا اعتراف کر کے اور رو کر اللہ سے توبہ کریں۔ تمام مسلمانوں کی بخشش کے لیے بھی دعا کریں۔ گزشتہ گناہوں کی لسٹ بنائیں اور خاص کر وہ گناہ جن کے بارے میں شیطان خوف دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی بخشش نہیں کرے گا۔

• سحری کے وقت خصوصی طور پر استغفار کریں اور گھر والوں کو بھی یاد دہانی کرائیں۔

• دن میں کم از کم ستر سے سو مرتبہ استغفار کریں۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ

(سنن الترمذی: 3577)

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

رَمَضَانَ

شَهْرُ التَّقْوَى

تَقْوَى کا مہینہ

روزے کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ: 183) ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔“

☆ تقویٰ کے معنی بچنا ہے۔ روزے کی حالت میں صرف کھانے پینے سے ہی پرہیز کافی نہیں بلکہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ روزے کی حالت میں اگر ہم حلال کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں تو حرام اور ممنوع کاموں حتیٰ کہ برے خیالات، منفی سوچوں، بدگمانی، جھوٹ، چغلی، غیبت اور لڑائی جھگڑا کرنا وغیرہ سے بھی پرہیز لازم ہے۔

☆ کھانا پینا انسان کے پسندیدہ مشاغل میں سے ہے جس پر کنٹرول نہایت مشکل ہے لیکن روزے میں بھوک کا تجربہ انسان کے اندر ایسی قوت پیدا کرتا ہے کہ وہ اس قابل ہو سکے کہ وہ اللہ کی خاطر اپنے منفی جذبات کو بھی قابو میں رکھ سکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ الصَّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصَّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ اَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ (صحیح الترغیب و الترهیب: 1082)

”روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تولعو (ہر بے فائدہ و بے ہودہ کام) اور رفث (جنسی خواہشات پر مبنی حرکات اور کلام) سے بچنے کا نام ہے۔ لہذا اگر کوئی تمہیں (دوران روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اسے کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زَبَّ صَائِمٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الْجُوعُ وَزَبَّ قَائِمٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ (سنن ابن ماجہ: 1690) ”بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بعض قیام کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔“

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْحَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (صحیح البخاری: 6057) ”جس نے جھوٹ، بے ہودہ اعمال اور بے ہودہ باتوں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص کھانا پینا چھوڑ دے۔“

اسی لیے ایک اور جگہ حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ لَمْ يَدَعْ السُّخْنَا وَالْكَذِبَ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (صحیح الترغیب و الترهیب: 1080) ”جس نے بدزبانی اور جھوٹ نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

☆ عبادات میں جس طرح ظاہری ارکان کی پابندی لازمی ہے اسی طرح باطنی کیفیات مثلاً اخلاص، اللہ کی محبت، اللہ کا خوف اور اللہ سے امید یہی تقویٰ ہے جو مطلوب ہے۔

کرنے کے کام

- روزہ رکھ کر بھوک کے تجربے سے تقویٰ اور تواضع اور صبر جیسی صفات اپنائیں۔
- روزہ صرف کھانے پینے کا ہی نہ ہو بلکہ آنکھ، کان، دل، زبان اور ہاتھ سب کا ہی روزہ رکھیں۔
- اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مفید کاموں میں صرف کریں اور لغو باتوں سے ممکن حد تک پرہیز کریں۔
- ہر دن کو گزشتہ دن سے بہتر بنانے کے لیے اپنا جائزہ لیتے رہیں۔
- لوگوں کے ساتھ معاملات بھی اللہ کی محبت اور اللہ کے خوف کے تحت کریں۔
- روزانہ خود کو یاد دہانی کرواتے رہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آج میری زندگی کا آخری دن ہوتا کہ ہر کام بہترین طریقے سے کر سکیں۔
- تقویٰ کے حصول کے لیے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعِفَافَ وَ الْغِنٰی

(صحیح مسلم: 6906)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

رَمَضَانَ

شَهْرُ الصَّبْرِ

صبر کا مہینہ

صبر کا مطلب ہے رکنا، اپنے آپ کو تھامنا۔ زندگی میں انسان کو بار بار بہت سے ناخوشگوار واقعات کا تجربہ ہوتا ہے۔ بسا اوقات دوسروں کی زیادتی کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ ایسے میں اگر انسان جلد بازی سے کام لیتے ہوئے فوری منفی رد عمل کا اظہار کرے تو معاملہ مزید خراب ہو جاتا ہے۔ اس کا واحد حل صبر ہے۔ کوئی بھی غلط قدم اٹھاتے ہوئے روزہ انسان کو بار بار یاد دہانی کرواتا ہے کہ وہ لڑائی جھگڑے اور شور ہنگامے سے پرہیز کرے اور ایسے میں وہ ان الفاظ کو بطور ڈھال استعمال کرتا ہے کہ اِنِّیْ اُمِرْتُ صَائِمٌ کہ میں روزے سے ہوں یعنی میں خود کو کنٹرول کر سکتا ہوں، میں صبر کرنا جانتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الصَّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزِفُّهُ وَلَا يَضْحَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ صَائِمٌ (صحیح البخاری: 1904) ”روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ شور و شغب کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں۔“

روزہ کیلئے کو دور کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ (صحیح الترغیب والترہیب: 1032) صبر کے مہینے (ماہ رمضان) کے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔

☆ روزہ انسان کی پسندیدہ چیزوں پر روک لگا کر اسے صبر کی تربیت دیتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے صبر نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے: اِنِّیْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا اِنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ (المؤمنون: 111) ”آج میں نے انہیں ان کے صبر کرنے پر بدلہ دے دیا اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“

☆ لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے اگر کسی ناموافق بات سے واسطہ پڑے اور دوسرا شخص ایسی بات کہہ دے جس سے روزے دار کو غصہ آجائے تو اسے اپنے روزے کا خیال کرتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے خاص طور پر کوشش کرے کہ غصہ کے وقت خاموش رہے۔ صبر اگرچہ مشکل کام ہے مگر اس کا بدلہ

جنت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَجَزَّاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا (الدھر: 12) ”اور ان کے صبر کی وجہ

سے ان کا بدلہ جنت اور حریر (ریشم) ہوگا۔“

صبر اگرچہ مشکل کام ہے لیکن صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ إِنَّمَا

يُوقَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر: 10) ”کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے

رب سے ڈرو، جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائیاں ہیں اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، صبر کرنے

والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔“

کرنے کے کام

- ہر مشکل مرحلے پر صبر سے کام لیں۔
- زبان کی خاص حفاظت کریں اور غلط بات نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیں۔
- اپنا غصہ ضبط کریں، دوسروں کو غصے میں دیکھیں تو صبر کی تلقین کریں۔
- خود کو یاد دہانی کراتے رہیں کہ منفی رد عمل شرکار راستہ کھولے گا اور مثبت رد عمل خیر کا دروازہ کھولے گا۔

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً

خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

(صحیح البخاری: 1469)

اور جو صبر کی کوشش کرے، اللہ اسے صبر عطا کرتا ہے، صبر سے بہتر

اور وسیع کسی کو کوئی چیز نہیں ملی۔

رَمَضَانَ شَهْرُ الْقُرْآنِ قرآن کا مہینہ

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا اور اس کے نزول کے لیے رمضان کے بابرکت مہینے کی بابرکت رات کا انتخاب فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ** (الدخان: 3) ”بے شک ہم نے اس کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکہ ہم ہی خبردار کرنے والے تھے۔“

ایک اور جگہ آتا ہے: **شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ** (البقرة: 185) ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔“

☆ رمضان میں نبی اکرم ﷺ، جبرائیل کو قرآن سناتے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں **وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَسْلَخَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ** (صحیح البخاری: 1902) ”اور رمضان میں ہر رات جبرائیل آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے۔“

☆ ایک اور حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ ہر سال جبرائیل کو ایک بار قرآن (کا نازل شدہ حصہ) سناتے اور (وفات سے پہلے) آخری سال آپ ﷺ نے دوبار سنایا۔ (صحیح البخاری: 3624)

ان مذکورہ احادیث سے ہمیں رمضان میں قرآن مجید کے ساتھ آپ ﷺ کے خصوصی تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ اس لیے ہمیں بھی اس بابرکت ماہ میں قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مندرجہ ذیل طریقوں سے قائم کرنا چاہیے۔

تلاوت قرآن مجید: قرآن مجید عربی میں نازل ہوا، اس لیے اس کے متن (text) کی عربی میں تلاوت باعث ثواب ہے۔ ہر حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید پڑھنے والوں کو ایسی

کامیاب تجارت کی خوشخبری دی ہے جس میں کسی قسم کا گھانا نہیں فرمایا: إِنَّ الَّذِي يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا زَكَاةً سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ (فاطر: 29) ”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔“ لہذا اس ماہ میں دوسرے دنوں کی نسبت تلاوت قرآن میں زیادہ وقت لگانا چاہیے۔

قیام اللیل میں تلاوت قرآن: تراویح یا قیام اللیل میں قرآن مجید پڑھنا اور سننا باعثِ شفاعت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يُشَفِّعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصَّيَامُ اٰمَى رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ قَالَ فَشَفِّعَانِ (مسند احمد، ج: 11، 6626) ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہش (پوری کرنے) سے روک رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات کو سونے سے روک رکھا (قیام کے لیے) لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔“ اسی طرح عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید بہ نسبت دن کے رات کو پڑھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ آپ ﷺ ہر رات جبرائیلؑ کو قرآن سناتے آپ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے کی تین راتوں میں طویل قرأت کے ساتھ تراویح کی جماعت کرائی (بحوالہ صحیح البخاری: 2012)

حفظ قرآن: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کے علاوہ اسے سینے میں محفوظ کرنا بھی سعادت کی بات ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَ ارْتَقِ وَ زَيَّلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتَلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اخِرِ آيَةٍ تَقْرُؤُهَا (سنن ابی داؤد: 1464) ”صاحب قرآن سے (روز قیامت) کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر جس طرح تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا۔ پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔“ ظاہر ہے ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہو۔

تدبر قرآن: قرآن مجید کی آیات پر غور و فکر کرنا بھی بہت اجر کا سبب ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کی آیات پر غور و فکر کیا جائے تاکہ کتاب ہدایت سے عملی رہنمائی بھی حاصل ہو سکے کیونکہ یہ کتاب انسانوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا الْآيَاتِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ (ص: 29) ”یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور عقل مند نصیحت حاصل کریں۔“

تعلیم قرآن: انفرادی تلاوت و تدبر کے علاوہ سب کے ساتھ مل بیٹھ کر قرآن مجید کا درس و تدریس بہت سی رحمتوں اور برکتوں کا سبب بنتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ مِنْهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (صحیح مسلم: 6853) ”جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کے گرد گھبراڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں۔“

کرنے کے کام

- رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں، کم از کم ایک قرآن مجید خود پڑھ کر مکمل کریں۔
- قرآن مجید کا کچھ حصہ حفظ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ حافظ ہیں تو باقاعدہ دہرائی کا اہتمام کریں۔
- تراویح میں مکمل قرآن مجید سننے کا اہتمام کریں۔
- قرآن مجید کو سمجھنے اور ترجمہ جاننے کے لیے دورہ قرآن مجید کی کسی مجلس میں شرکت کریں یا گھر بیٹھے آن لائن سنیں۔

- اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو بھی قرآن پڑھنے کی طرف متوجہ کریں۔
- تلاوت اور ترجمہ قرآن پڑھنی کیسٹس اور سی ڈیز خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی سننے کے لیے دیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ
 کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ (یونس: 58)

رَمَضَانَ شَهْرُ الدُّعَاءِ

دُعا کا مہینہ

ماہِ رمضان اور روزے سے متعلق امور کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرة: 186) ”اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھیں تو کہہ دیں کہ میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، پس چاہیے کہ وہ میری بات مان لیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔“

رمضان میں کثرت سے دعائیں کرنی چاہیے کیونکہ اس میں قبولیت دعا کے بہت سے مواقع ہیں۔
☆ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ (سنن الکبریٰ البیہقی: 6484) ”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ، روزہ دار اور مسافر کی۔“

ایک اور روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُنُقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةَ يَوْمٍ وَكَلِيلَةَ دَعْوَةٍ مُسْتَجَابَةٍ (صحيح الترغيب و الترهيب: 1002) ”بے شک اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہِ رمضان کے) ہر دن و رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔“

☆ افطاری کا وقت دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ (مستدرک للحاکم: 1422) (ضعیف) ”بلاشبہ روزہ دار کے لیے افطاری کے وقت ایک ایسی دعا ہے جسے رد نہیں کیا جاتا۔“

☆ اللہ تعالیٰ کو اس کے اچھے اچھے ناموں کے ساتھ پکاریں کیونکہ یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔

کرنے کے کام

- رمضان کے دنوں کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب دعائیں مانگیں۔
- کبھی تنہائی میں رو رو کر اور گڑ گڑا کر بھی دعائیں کریں۔
- فرض نمازوں، تلاوت قرآن کے بعد اور سحر و افطار کے اوقات میں اپنے اور دوسروں کے لیے دعائیں مانگیں۔
- دعاؤں کی کتب مثلاً قرآنی و مسنون دعائیں اور اپنی بنائی ہوئی لسٹ سے مدد لیں۔
- مختلف مواقع سے متعلق مسنون دعائیں زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔
- نماز سے 15 منٹ پہلے مسجد میں تشریف لے جائیں۔ قرآن مجید پڑھیں، ذکر کریں، اذان سن کر جواب دیں، دعا مانگیں کیونکہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقت دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے لہذا ان گھڑیوں سے فائدہ اٹھائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ
 يَا اللّٰهُ !
 يَا رَحْمٰنُ يَا رَاحِمٌ
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
 يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ
 يَا وَثِقُ يَا مُرْدُ
 يَا مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ
 يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
 يَا سَمِيعُ !
 مجھے ایمان، اخلاص، تقویٰ اور
 اخلاقِ حسنہ عطا فرما۔ آمین

رَمَضَانَ

شَهْرُ الذِّكْرِ

ذکر کا مہینہ

بندۂ مومن اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوتا وہ ہر موقع پر اپنے رب کو یاد کرتا ہے خاص طور پر رمضان میں جب وہ روزے سے ہوتا ہے تو اس کا دل اللہ کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے لہذا اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹے ہر حال میں شعوری طور پر اللہ کو یاد کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں عقل والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ...** (آل عمران: 191) ”جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ **أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ** (سنن الترمذی: 3375) ”ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں، پس آپ مجھے ایسی بات بتائیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔“ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذَلِكَ، حَتَّىٰ يُمَسِّيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ** (صحیح مسلم: 6842) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کو دس غلام آزاد

کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں معاف ہوں گی اور اس دن شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور روزِ قیامت اس سے افضل عمل کوئی نہ لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ بار بھی کہا ہوگا۔ اور جس نے دن میں سو مرتبہ کہا **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

کرنے کے کام

- رمضان کے روز و شب میں ہر وقت اپنی زبان کو اللہ کی یاد سے تر رکھیں۔
- صبح و شام اور نماز کے بعد کے اذکار کی پابندی کریں۔ اس کے لیے کتاب ”وایاک نستعین“ دیکھیے۔
- گھر کے کاموں کے دوران خصوصاً کھانا بناتے وقت بھی اذکار کا ورد جاری رکھیں۔
- پیدل چلتے ہوئے اور گاڑی میں بھی ذکر الہی کرتے رہیں۔
- ☆ ذکر ایک جامع لفظ ہے جس میں اللہ کی تسبیح (سبحان اللہ)، تحمید (الحمد للہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) سب شامل ہیں۔ سہولت کے لیے چند اذکار درج ذیل ہیں ان کا ورد کرتے رہیں۔

☆ تسبیحات:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (سو بار) (صحیح مسلم: 6842)

”اللہ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (صحیح مسلم: 6847)

”اللہ پاک ہے، تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ

(صحیح مسلم: 6913)

”پاک ہے اللہ اور اسی کی تعریف ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاقی کے برابر۔“

☆ درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ (سنن النسائی: 1293)
 ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔“

☆ آیت کریمہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (سنن الترمذی: 3505)
 ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“

☆ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ (سنن الترمذی: 3577)
 ”میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(صحیح مسلم 6842) (سو بار)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

نوٹ: مزید اذکار کے لیے ”ذکر الہی۔ وقت کا بہترین استعمال“ کارڈ سے استفادہ کریں۔

رَمَضَانَ شَهْرُ الْمُؤَاسَاةِ باہمی ہمدردی کا مہینہ

رمضان کا مہینہ شہرِ المؤاساة بھی ہے۔ یعنی انسانوں کے ساتھ باہمی ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے۔ خاص طور پر معاش اور رزق کے معاملہ میں ایک دوسرے کی تنگی اور محرومی، پریشانی اور دکھ میں شرکت اور مدد کا مہینہ ہے۔

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَفْضَلَ الْعَمَلِ إِدْخَالَ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ يَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا يَقْضِي لَهُ حَاجَةً يُنْفِسُ عَنْهُ كُرْبَةً (شعب الایمان، ج: 6، 7679) ”بہترین عمل مومن کو خوش کرنا، اس کا قرض ادا کرنا، اس کی ضرورت پوری کرنا اور اس سے کوئی تکلیف اور سختی دور کرنا ہے۔“

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ (سنن ابی داؤد: 4798) ”مومن اچھے اخلاق کے ساتھ اس شخص کا مرتبہ حاصل کر لیتا جو دن کو روزہ رکھتا ہو ہے اور رات کو قیام کرتا ہو۔“

☆ روزہ دار کو ماہ رمضان میں خود بھوکا پیاسا رہ کر دل میں ان حاجت مندوں کا درد محسوس کرنے کا موقع ملتا ہے جو اکثر و بیشتر فقر و فاقہ میں مبتلا رہتے ہیں یوں اس کے دل کے اندر نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔

☆ رمضان میں اسلاف کی مساجد ان کھانوں سے بھر جایا کرتی تھیں جو وہ فقراء اور مساکین کے لیے پیش کیا کرتے تھے اور وہ جس کسی کو بھی کھلاتے اللہ کی محبت میں کھلاتے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر: 8) ”اور وہ اس (اللہ) کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔“

☆ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کہیں سے گوہ آئی، آپؐ نے اسے تناول فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ مسکینوں کو نہ کھلا دیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَطْعَمُوهُمْ مِمَّا لَا تَأْكُلُونَ (مسند احمد: 24736) ”جو چیز تم خود نہیں کھاتے وہ انہیں بھی مت کھاؤ۔“

کرنے کے کام

• رمضان میں اللہ کی تمام مخلوق کے ساتھ خیر و بھلائی کے طریقے سوچیں۔ باہم الفت و محبت کی فضا کو رواج دیں۔

• فیملی کے ساتھ مل کر افطار کریں۔ رشتے داروں، ہمسایوں، دوستوں کو افطار پر مدعو کریں۔

• بیواؤں، یتیموں اور محتاجوں اور بیماروں کی خبر گیری کریں۔

• ہسپتالوں میں مریضوں اور ان کے لواحقین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جائیں۔

• قیدیوں کی احوال پرسی اور ممکنہ مدد کریں۔

• کسی سواالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔

• ملازمین کو کاموں میں رعایت دیں۔

• بزرگوں کا احترام اور بچوں کے ساتھ شفقت کا سلوک عام دنوں کی نسبت زیادہ کریں۔

• اقربا سے صلہ رحمی کریں اور ان کی ضروریات معلوم کریں تاکہ ان کی مدد کر سکیں۔

• آپس میں ناراض عزیز و اقارب کی صلح کروائیں جو روٹھے ہوئے ہیں انہیں منالیں۔

• لوگوں کی طرف سے دل صاف کریں اور ان کے قصور معاف کر دیں تاکہ ہر ایک کے ساتھ احسان کر سکیں۔

• نیکیوں کے کام میں کسی نہ کسی کو اپنے ساتھ شریک کر لیں اس طرح بہت سے کام آسان ہو جائیں گے۔

• اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر مختلف اشیائے ضرورت، کھانا کپڑا، کیسٹ، کارڈز وغیرہ بانٹیں۔

• ایام حیض میں خواتین عموماً نماز روزہ ادا نہ کر سکنے کی بناء پر پریشان ہو جاتی ہیں۔ اس کے ازالہ کے لیے وہ ذکر کرنے، تلاوت اور لیکچر سننے کے علاوہ خدمتِ خلق میں اپنا وقت لگائیں۔



رَمَضَانَ شَهْرُ الصَّدَقَةِ صدقہ و خیرات کا مہینہ

رمضان سخاوت کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں نبی کریم ﷺ کی سخاوت کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ وَكَانَ جَبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَغْرُضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (صحیح البخاری: 1902) ”نبی ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے اور رمضان میں جب جبرائیل آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں ہر رات جبرائیل آپ ﷺ سے ملا کرتے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے، جب جبرائیل آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ فیاضی میں تیز ہواؤں کی مانند ہو جاتے۔“

اس حدیث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی ﷺ رمضان میں باقی تمام سال کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے اور اس صدقہ کا فائدہ ہر ایک کو پہنچتا جس طرح تیز ہوا ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کریں اور یاد رکھیں کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا اجر کئی گنا بڑھا دیتے ہیں۔

☆ اہل و عیال، رشتے داروں، فقراء اور مساکین پر خرچ کرنے کے علاوہ نیکی کے دیگر کاموں مثلاً مساجد کی تعمیر و ترقی، مسافر خانوں کے قیام و بہتری، کنوؤں کی کھدائی اور پینے کے پانی کا انتظام بھی کرنا چاہیے۔

☆ اسی طرح دین کی تعلیم و تبلیغ اور اس راہ میں نکلے ہوئے طالب علموں کے تعلیمی اخراجات پر خرچ کرنا بہترین صدقہ جاریہ کا کام ہے کیونکہ فی سبیل اللہ خرچ کیے جانے والے مال کو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ قرض شمار کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً (البقرة: 245) ”کون ہے وہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر

اس کو واپس کر دے۔“

☆ رمضان کی مناسبت سے روزہ داروں کی افطاری کے لیے مال خرچ کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہے۔
ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا (سنن الترمذی: 807) ”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ (سنن الکبریٰ البیہقی: 8140) ”جس کسی نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔“

کرنے کے کام

- ماہ رمضان میں اپنی حیثیت کے مطابق دل کھول کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں۔
- بیوی بچوں، والدین اور رشتے داروں سب پر معروف طریقے کے مطابق خرچ کریں۔
- زیادہ سے زیادہ روزہ داروں کی افطاری کا اہتمام کریں خصوصاً فقراء، مساکین اور ضرورت مندوں کو یاد رکھیں۔

- کمیونی کے تمام ضرورت مند افراد کی مدد کریں۔
- علم دین کے حصول کے لیے نکلنے والے طالب علموں پر اپنا مال لگا کر صدقہ جاریہ کمائیں۔
- مساجد اور دینی ورفا ہی اداروں اور ہسپتالوں وغیرہ کی تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔
- تعلیم و تبلیغ اور دین کی نشر و اشاعت میں بھی خرچ کریں۔
- اگر زکوٰۃ واجب الادا ہو تو نفلی صدقات سے پہلے فرض ادا کریں۔
- اچھی بات اور مسکرانا بھی صدقہ ہے اس کا بھی اہتمام کریں۔



رَمَضَانَ

شَهْرُ الْقِيَامِ

قیام کا مہینہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور عبادت کے طریقے اور اوقات بھی بتائے۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں بہت سی عبادات کو جمع کر دیا گیا۔ عبادت میں سب سے اہم چیز فرض نمازوں کی بروقت ادائیگی ہے اس کے علاوہ نوافل (چاشت و اشراق وغیرہ) اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں اور رمضان کی راتوں میں اخلاص کے ساتھ قیام کرنے پر پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کی خوشخبری دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(صحیح البخاری: 37) ”جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے گئے۔“

☆ اللہ کے نیک بندے ہمیشہ رات کی عبادت کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (السجدة: 16) ”ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کی حالت میں پکارتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔“

☆ عام دنوں میں قیام اللیل کرنا ایک مشکل کام ہے لیکن رمضان کی برکت اور باجماعت نماز تراویح کی صورت میں یہ آسان ہو جاتا ہے۔ متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۚ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (الذِّرِّيَّة: 17, 18) ”وہ رات کو کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ (صحیح مسلم: 2755)

”فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز، رات کی نماز ہے۔“

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ

وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَ مُكَفِّرَةٌ لِّلْسَيِّئَاتِ وَ مِنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ (ابن حزمہ، ج 2: 1135) ”تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے اپنے رب کے قرب کا وسیلہ، گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔“

☆ رمضان میں تراویح پڑھنا سنت ہے اور نبی ﷺ کے قول و فعل دونوں سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کو بھی قیام رمضان کی ترغیب دیتے تھے۔

☆ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں اور بیویوں کو بھی تراویح کی جماعت میں شریک کیا اور طویل قیام کیا خصوصاً آخری عشرے میں رات کے قیام کے لیے جگایا ”حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپؐ نے تیسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ہماری آرزو تھی کہ) آپؐ باقی رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا پھر آپ ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے راوی کہتے ہیں میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے تو انہوں نے فرمایا سحری۔“ (سنن الترمذی: 806)

کرنے کے کام

- اشراق اور چاشت کے نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔
- قریبی مسجد میں نماز تراویح باجماعت ادا کریں۔
- تراویح سے پہلے ان آیات کا ترجمہ پڑھ کر جائیں جو امام پڑھنے جا رہا ہے۔
- نمازوں میں صرف نوافل کی تعداد پر نہیں بلکہ دل کی کیفیت اور خشوع پر بھی خاص توجہ دیں۔
- فرض نمازوں میں عام دنوں کی نسبت لمبا قیام کریں۔
- نمازوں میں سستی اور تاخیر منافقت کی علامت ہے ہر فرض نماز کو اوّل وقت میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

رَمَضَانُ وَالْعُمْرَةُ

رمضان اور عمرہ

اللہ کے گھر کی زیارت ہم سب کے دل کی تمنا ہے، حج اور عمرے کے لیے ہر مومن کا دل تڑپتا ہے۔ رمضان میں جہاں دیگر عبادات کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے وہاں عمرہ کا ثواب بھی حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل ہمیں مندرجہ ذیل احادیث سے ملتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجاز الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے اُمنان انصاریہؓ سے دریافت فرمایا کہ مَسَاعِدُكَ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فَلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاصِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

(صحیح البخاری: 1863) ”تم حج کرنے نہیں گئیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ فلاں کے باپ یعنی ان کے خاوند کے پاس دواونٹ پانی پلانے کے تھے۔ ایک پر تو وہ خود حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَأَعْتَمِرْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً (صحیح مسلم: 3038) ”جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔“

ایک اور روایت میں ہے فرمایا: عُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِي (المعجم الكبير الطبرانی: ج: 1: 722) ”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے۔“

نوٹ: یاد رہے کہ رمضان میں عمرہ ادا کرنا اجر کے اعتبار سے حج کے برابر ہے لیکن اس کے ادا کرنے سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا۔

کرنے کے کام

- استطاعت ہو اور اللہ کی توفیق مل جائے تو عمرے کے لیے جائیں۔
- کمزوری، بیماری یا کسی وجہ سے جانا ممکن نہ ہو اور استطاعت رکھتے ہوں تو کسی اور کو عمرہ کروادیں۔
- اگر عمرہ نصیب ہو جائے تو اس وقت کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت میں گزاریں۔

رَمَضَانَ وَالْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ رمضان اور آخری عشرہ

رمضان سارا ہی عبادت کا مہینہ ہے مگر اس کے آخری عشرے کی عبادت کی خاص فضیلت بیان ہوئی ہے۔
☆ رمضان کے آخری دس دنوں میں اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لیے خصوصی ترغیب دلانا نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مُمْزَرَهُ وَ أَحْبَا لَيْلَهُ وَ أَيَقَظَ أَهْلَهُ (صحیح البخاری: 2024) ”جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ عبادت کے لیے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے۔“

ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (صحیح مسلم: 2788) ”رسول اللہ ﷺ عام دنوں کی نسبت آخری عشرے میں خوب محنت اور کوشش کرتے۔“

آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کا دروازہ بھی کھٹکھٹاتے اور فرماتے: اَلَا تَقُومَانِ فَتَقُصِّلَانِ ”کیا تم دونوں نماز پڑھنے کے لیے اٹھو گے نہیں۔“ (معجم ابن الاعرابی: 2332)

کرنے کے کام

- آخری عشرے میں زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزاریں۔
- اگر ممکن ہو تو کام سے چھٹی لے لیں اور عبادت کے لیے یکسو ہو جائیں۔
- تراویح تہجد وغیرہ میں حتی الوسع طویل قیام کریں۔
- کثرت سے تلاوت قرآن مجید اور ذکر و اذکار کریں۔
- رات کو خود بھی جاگیں اور گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگائیں۔

رَمَضَانَ وَسُنَّةُ الْإِعْتِكَافِ رمضان اور اعتکاف کی سنت

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے یعنی اگر بڑے شہروں، دیہاتوں میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترکِ سنت کا وبال رہتا ہے اور اگر کوئی ایک بھی اعتکاف کر لے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے اور اس کی مدت رمضان کا تیسرا عشرہ یعنی آخری دس دن ہیں۔ اس مدت میں دنیاوی کاموں، نفسانی خواہشات، دل پسند مشاغل اور اہل و عیال سے الگ ہو کر خود کو صرف اللہ کی عبادت کے لیے وقف کر دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا (صحیح البخاری: 2044) ”ہر سال رمضان میں نبی ﷺ دس دن اعتکاف فرماتے لیکن وفات کے سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔“

☆ اگر کسی کو اعتکاف کے لیے دس دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن میسر ہوں اتنے دنوں ہی کا اعتکاف کر لینا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ (صحیح البخاری: 6697) ”اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔“

☆ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكَفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا ، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ ، وَلَا اعْتَكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتَكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (سنن ابی داؤد: 2483) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والوں کے لیے اعتکاف کے معاملے میں سنت یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کرے، نہ جنازے

میں جائے، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، نہ کسی حاجت کے لیے مسجد سے نکلے سوائے اس حالت کے کہ جس کے لیے مسجد سے نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ اور اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا۔ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر صرف جامع مسجد میں۔

☆ رمضان کی 20 تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا سنت ہے۔ اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر آجائیں۔

☆ اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا لازمی ہے۔

☆ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔“ (صحیح مسلم: 2784)

کرنے کے کام

- زندگی کی اہم مصروفیات کا متبادل بندوبست ہو سکے تو اعتکاف ضرور کریں۔
- خود اعتکاف نہ کر سکیں تو گھر سے کسی اور فرد کو اعتکاف کرنے میں مدد دیں۔
- اعتکاف کو موثر انداز میں گزارنے کے لیے اوقات کی تقسیم کریں۔
- نوافل، تلاوت قرآن، دعاؤں، ذکر اذکار، مطالعہ کتب اور غور و فکر میں وقت گزاریں۔
- ہر قسم کے غیر مفید کاموں اور مشاغل سے اجتناب کریں۔
- مسجد میں اعتکاف کے دوران دیگر ساتھیوں کے ساتھ غیر ضروری گفتگو اور بحث و مباحثہ یا لڑائی سے گریز کریں۔
- اعتکاف کا مقصد خلوت یعنی گوشہ نشینی ہے اس لیے غیر ضروری میل ملاقات سے پرہیز کریں۔
- دوران اعتکاف کسی بھی تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔



رَمَضَانَ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ رمضان اور شب قدر

لیلۃ القدر انتہائی سعادت کی رات ہے۔ اسی رات قرآن مجید نازل ہوا جو انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر: 3) شب قدر ہزاروں مہینے سے زیادہ بہتر ہے۔

- یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی کی رات ہے۔
- اس رات کی فضیلت میں پوری سورت (سورۃ القدر) نازل ہوئی۔
- اس رات کو تلاش کرتے ہوئے آخری عشرے کی طاق راتیں عبادت میں گزاری جاتی ہیں۔
- اس رات میں جبرائیل اور فرشتے خیر و برکت اور رحمت کے ساتھ اترتے ہیں جو تعداد میں نہایت کثیر ہوتے ہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى (مسند احمد، ج: 16، 10734) ”بلاشبہ اس رات کو زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکر یوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔“

☆ اس رات میں ایک اچھا عمل ہزار ماہ کے عمل سے بہتر ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَصَرَ كُفْرٌ وَ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحَرِّمُ خَيْرَهَا إِلَّا مُحَرِّمٌ (سنن ابن ماجہ: 1644) ”یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا، اس رات کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی کو محروم کیا جاتا ہے۔“

لیلۃ القدر کی تلاش رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں کرنی چاہیے: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: اَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ

عَجَزَ فَلَا يُغْلِبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي (صحیح مسلم: 2765) ”رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کر دھرا اگر تم میں سے کوئی کمزوری دکھائے یا عاجز ہو جائے تو آخری سات راتوں میں سستی نہ کرے۔“

شب قدر کی راتوں میں قیام کرنا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحیح البخاری: 2014) ”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

☆ اجتماعی عبادت کی صورت میں کسی بھی قسم کے شور ہنگامے، گپ شپ اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا چاہیے اور پوری توجہ عبادت پر رکھنا چاہیے کیونکہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخَبِّرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخَبِّرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى فَلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ (صحیح البخاری: 2023) ”نبی ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لارہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔“

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا پس اس (کے معین وقت) کا علم اٹھالیا گیا۔ اور امید ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔“

شب قدر کی علامتیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَصْبُحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّلَسِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفَعَ (سنن ابی داؤد: 1378) ”شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی۔“

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَيْكُمُ يَذْكُرُ جَيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ (صحیح مسلم: 2779) ”تم میں سے کون اسے (یعنی شب قدر کو) یاد رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔“

☆ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْلَةُ الْقَدْرِ طَلْفَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ تَصْبُحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمَرَاءَ ضَعِيفَةً (صحیح ابن حزمیہ: 2192) ”شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔“

عَنْ زُرِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ: وَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَشِي وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَى لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَأَمَّا زُرُّهَانُ تَطْلُعُ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيَضاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا (صحيح مسلم: 1785) ”حضرت زُرّ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابی بن کعبؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جو آدمی سارا سال قیام کرے وہ لیلۃ القدر کو پہنچ گیا۔ حضرت ابیؓ فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ شب قدر رمضان میں ہے وہ یقین کے ساتھ قسم کھاتے ہیں۔ اللہ کی قسم بے شک میں جانتا ہوں وہ کون سی رات ہے یہ وہی رات ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا، اس رات کی صبح ستائیس تاریخ تھی اور اس کی علامت یہ تھی کہ سورج طلوع ہوا تو اس کی سفیدی میں شعاع نہ تھی۔“

کرنے کے کام

- لیلۃ القدر پانے کی تمنا رکھیں اور اس کے لیے کوشش کریں۔
- اس رات عبادت خصوصاً قیام کرنے کا اہتمام کریں۔
- نوافل، تلاوت قرآن، نماز تسبیح، دعاؤں اور اذکار کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیں۔
- بچوں اور گھر والوں کو بھی عبادات میں اپنے ساتھ شریک کریں۔
- حیض والی خواتین ذکر و تسبیح کریں اور تلاوت قرآن مجید سنیں۔

☆ لیلۃ القدر میں اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا ہے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں شب قدر پالوں تو اس میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا، کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

(سنن الترمذی: 3513)

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، کرم فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

أَحْكَامُ الصِّيَامِ

روزے کے احکام

لغت عربی میں صیام ”مطلق رک جانے“ کو کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کا مفہوم ہے کہ ”عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے صبح صادق کے طلوع سے سورج کے غروب تک اجتناب کرنا۔“

☆ ہر بالغ، عاقل، مقیم اور روزہ کی طاقت رکھنے والے مسلمان پر روزہ فرض ہے۔ (بحوالہ البقرة: 183)

☆ فرض روزے کی نیت فجر سے قبل کرنا ضروری ہے۔ (بحوالہ سنن ابی داؤد: 2454)

☆ نیت کے لیے دل کا ارادہ کافی ہے۔ زبان سے کوئی الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا سنت سے ثابت ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 27)

☆ آنکھ میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 28)

☆ ناک میں دوا ڈالنے سے دوا حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(بحوالہ صحیح البخاری، باب: 27)

☆ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلی کر سکتا ہے۔

☆ روزے کی حالت میں وضو کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ حلق تک پہنچنے کا اندیشہ ہو،

جائز نہیں۔ (بحوالہ سنن الترمذی: 788)

☆ نکمیر، استخاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض یا نفاس کے خون سے روزہ

ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی بھی حصے میں ہو۔

☆ روزے کی حالت میں چھپچھپے لگوائے جاسکتے ہیں۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1938)

☆ عمدۃ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ کسی کو خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں

ٹوٹتا۔ (بحوالہ سنن ابی داؤد: 2380)

☆ بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں، طریقہ یہ ہے کہ زبان کے کنارے پر رکھ کر

چکھیں، حلق تک نہ جانے دیں۔ (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 25)

☆ بھول کر کھاپی لیں تو روزہ صحیح ہوگا، لیکن یاد آتے ہی فوراً ہاتھ روک لینا واجب ہے حتیٰ کہ منہ کا لقمہ یا

گھونٹ بھی اگل دینا ضروری ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1933)

☆ جس نے جان بوجھ کر کھانی لیا اس پر توبہ اور روزے کی قضا واجب ہے۔

☆ روزہ کی حالت میں تھوک نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 27)

☆ دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

☆ روزہ دار کے لیے خوشبو لگانا اور سو گھنا جائز ہے۔

☆ جو شخص بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے صحت کی امید نہیں، روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ہر دن کے

بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔ (بحوالہ سنن الدار قطنی: 2355)

☆ جو شخص بیمار تھا پھر شفا پا یا ہو گیا، قضا کی طاقت رکھتے ہوئے بھی قضا نہ کی اور موت آگئی تو اس کے قضا

روزے اس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1952)

☆ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو روزہ نہ رکھے البتہ فوت شدہ

روزوں کی قضا واجب ہوگی۔ (بحوالہ سنن ابن ماجہ: 1667)

☆ مسافر کے لیے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے لیکن بحالت سفر روزہ رکھ لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی

حالت میں نبی ﷺ سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں، البتہ گرمی کی شدت اور مشقت دو چند ہو تو

مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا متعین ہو جاتا ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1943, 1945, 1946)

☆ رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کر لے تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور

اس پر کوئی کفارہ نہیں، البتہ شوہر گنہگار ہوگا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔

کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے روزہ رکھے، اگر اس کی

طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1936)

☆ ذہن میں شہوت کا تصور آیا (البتہ تصور لانے سے روکا گیا ہے) اور منی خارج ہوگئی یا سوتے میں احتلام

ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹا (غلبہ شہوت کی وجہ سے نکلنے والے لیس دار

مادہ کو مذی کہتے ہیں)۔ (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 32)

☆ فرض روزوں کی قضا آئندہ رمضان سے قبل کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 1950)



الوداع رمضان

آخر کار الوداعی گھریاں آ پہنچیں۔۔۔ ایاماً معدودات۔۔۔ گنتی کے چند دن اختتام کو پہنچے۔ ان ایام میں جو بھی نیکی کا کام ہوا وہ اللہ کی توفیق سے ہوا لہذا اگر ہم اس ماہ میں کوئی بھی نیکی کر سکے تو اس پر غرور دل میں نہ آنے پائے کیونکہ اللہ کے نیک بندوں کے بارے میں آتا ہے۔ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (المؤمنون: 60) ”اور جن کا حال یہ ہے کہ وہ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ بھی دے سکتے ہیں اور (پھر بھی) دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔“

☆ محنت اور کوشش کے باوجود اس احساس کے ساتھ کہ ”حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا“۔ ایسے میں دل سے ایک آواز آتی ہے کہ:

اے رب! تو ہمارے اعمال کو نہ دیکھ اپنی وسیع رحمت کو دیکھ۔۔۔

تو ہمیں اپنا قرب ہماری عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے کرم کی بدولت عطا کر۔۔۔

تو اپنی عبادت کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔۔۔

ہمیں اخلاص کی دولت سے نواز۔۔۔

اور بغیر حساب کے بخش دے کیونکہ تو ہی واسع المغفرة ہے۔

اس رمضان میں جو کچھ ہو سکا وہ صرف تیری خاص عنایت کی وجہ سے تھا۔۔۔ اور جو نہ ہو سکا وہ سراسر ہماری اپنی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے تھا۔

سپر دم بتو مایہء خویش را تو دانی حسابی کم و بیش را

میں اپنا حقیر سرمایہ تیرے سپرد کرتا ہوں حساب کی کمی بیشی کو تو خوب جانتا ہے

یار رب! ہمیں آئندہ تمام زندگی کے لیے صراطِ مستقیم پر جمائے رکھنا اور

کبھی نیکی کے مواقع سے محروم نہ کرنا۔ آمین۔۔۔

اپنا جائزہ لیجیے

کیا یہ رمضان ہمارے اندر تبدیلی لانے کا ذریعہ بنا؟

حقوق اللہ: کیا میں نے

- ☆ کوئی روزہ بغیر عذر یا بیماری کے تو نہیں چھوڑا؟
- ☆ فرض نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کیا؟
- ☆ قیام اللیل (نماز تراویح) کا اہتمام کیا؟
- ☆ تلاوت قرآن پاک اور اس کے معانی میں غور و فکر کیا؟
- ☆ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا؟
- ☆ عام اوقات کے علاوہ خصوصیت سے قبولیت کے اوقات میں دعائیں مانگیں؟
- ☆ آخری عشرے کی طاق راتوں میں خصوصی عبادات کا اہتمام کیا؟
- ☆ اللہ کی رضا کی خاطر اپنا مال اللہ کے بندوں پر اور نیکی کے کاموں میں خوشی سے خرچ کیا؟
- ☆ زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گزارا؟

حقوق العباد: کیا میں نے

- ☆ والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی؟
- ☆ اپنے گھر والوں کے آرام کا خیال رکھا؟
- ☆ دکھی انسانوں کی غم خواری اور ہمدردی کی؟
- ☆ بیماروں کی تیمارداری کی؟
- ☆ گھریلو ملازمین کی ذمہ داریوں میں کمی کی یا کاموں میں اُن کا ہاتھ بٹایا؟
- ☆ جھوٹ، غیبت، بدگمانی، تجسس اور عیب جوئی سے بچنے کی کوشش کی؟
- ☆ کسی کا دل تو نہیں دکھایا؟ حق تلفی تو نہیں کی؟
- ☆ مشکلات و مصائب پر صبر و تحمل سے کام لیا؟
- ☆ سلام میں پہل کی؟ ہر ایک کو مسکرا کر ملے؟

کیا روزے کے مقصد ”تقویٰ“ کو پانے میں کامیابی حاصل ہوئی؟

عِيدُ الْفِطْرِ

☆ عید الفطر خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنا منع ہے یہ دن کھانے پینے اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کا دن ہے۔

☆ خوشی کے اظہار کے لیے چاند رات سے ہی مساجد، بازاروں، راستوں اور گھروں میں تکبیرات بلند کرنی چاہئیں۔

☆ صدقہ فطر ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ اُس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں یا نہیں نماز عید سے پہلے پیدا ہونے والے بچے، گھر کے ملازمین اور گھر آئے ہوئے مہمان کا بھی صدقہ فطر دینا ہوگا۔ اس کے لیے صاحب نصاب ہونا شرط نہیں۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ (سنن ابی داؤد: 1609) عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے تاکہ روزہ دار کے لیے لغو اور بے ہودہ اقوال و افعال سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کو کھانے کو مل جائے، چنانچہ جس نے اسے نماز (عید) سے پہلے پہلے ادا کیا تو یہ ایسی زکوٰۃ ہے جو قبول کر لی گئی اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔

☆ عید کے روز مسواک کرنا، غسل کرنا، بہترین لباس پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

☆ نماز عید کے لیے جانے سے پہلے میٹھی چیز (خصوصاً کھجوریں) کھانا سنت ہے۔

(بحوالہ صحیح البخاری: 953)

☆ عید گاہ جاتے ہوئے کثرت سے تکبیرات پڑھنا سنت ہے۔ (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ، ج: 3، 664:5)

☆ عید کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 989)

☆ نماز عید کی ادائیگی کے لیے خواتین کو بھی جانا چاہیے۔ ام عطیہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: أَمَرْنَا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِ الْعِيْدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُجَّصَ أَنْ يَتَعَزَّيْنِ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ (صحیح مسلم: 2054) ”ہمیں حکم دیا یعنی نبی ﷺ نے کہ ہم جوان، کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو بھی دونوں عیدوں کے دن (نماز کے لیے) لائیں اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں۔“

☆ نماز عید سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا سنت ہے۔ (بحوالہ صحیح البخاری: 986)
 ☆ کسی وجہ سے نماز عید نہ پاسکنے والے افراد گھر میں دو رکعت نماز ادا کر سکتے ہیں (بحوالہ صحیح البخاری، باب: 25)

☆ عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعا دیا کرتے تھے۔

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ

(سنن الکبریٰ للبیہقی: 6390)

”اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔“

تکبیرات

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ

(مصنف ابن ابی شیبہ: 5650)

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا

وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

(صحیح مسلم: 1358)

صِيَامُ الشَّوَّالِ

شَوَّال کے روزے

رمضان اور عید گزرنے کے بعد شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔

☆ حضرت ابویوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (صحیح مسلم: 2758) ”جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔“

ایک اور جگہ فرمایا: صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ السَّنَةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ (صحیح ابن حزمہ: 2115) ”رمضان کے روزے دس مہینے اور شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں، اس طرح یہ ایک سال کے روزے ہوں گے۔“

☆ یہ روزے عید کے فوراً بعد یا وقفے کے ساتھ مسلسل یا الگ الگ دنوں طرح رکھے جاسکتے ہیں۔
قضا روزے رمضان میں کسی بھی عذر کی بناء پر چھوڑے گئے روزوں کی قضا جلد از جلد ادا کریں کیونکہ رمضان کے دنوں کی گنتی پوری کرنا ضروری ہے لیکن یہ روزے شوال کے نفلی روزوں کے علاوہ رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ (البقرة: 185) ”اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا، اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو۔“

سوموار اور جمعرات کا روزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ الْخَمِيسِ فَأُجِبُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں (اس وقت) روزے سے ہوں۔ (سنن الترمذی: 747)

ایام بیض کے روزے

رسول اللہ ﷺ ہر ماہ کے تین روشن ایام (یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد: 2450)

مصادر

۱. قرآن مجید
۲. صَحِيحُ الْبُخَارِي، محمد بن اسماعيل البخاري، دار السلام پبلشرز
۳. صَحِيحُ مُسْلِم، مسلم بن الحجاج النيسابوري، دار السلام پبلشرز
۴. سُنَنُ النَّسَائِي، أحمد بن شعيب بن علي النسائي، دار السلام پبلشرز
۵. سنن الترمذی، محمد بن عيسى الترمذی، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع رياض
۶. سُنَنُ ابْنِ مَاجَه، محمد بن يزيد ابن ماجه القزوينی، دار السلام پبلشرز
۷. مسند احمد بن حنبل، الامام احمد بن حنبل، مؤسسة الرسالة
۸. سُنَنُ أَبِي دَاوُد، سليمان بن الأشعث السجستاني، دار السلام پبلشرز
۹. سِلْسِلَةُ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ، محمد ناصر الدين الالباني، مكتبة المعارف
۱۰. صحيح الجامع الصغير وزيادته، محمد ناصر الدين الالباني، المكتب الاسلامي
۱۱. شعب الايمان، للامام ابي بكر احمد بن الحسين البيهقي، دار الكتب العلمية
۱۲. صحيح الترمذی والترغيب والترهيب، محمد ناصر الدين الالباني، مكتبة المعارف
۱۳. صحيح ابن خزيمة، للامام ابي بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة السلمی النيسابوري، المكتب الاسلامي
۱۴. المصنف ابن ابي شيبة، للامام الحافظ ابي بكر عبدالله بن محمد بن ابراهيم ابن ابي شيبة، مكتبة الرشد
۱۵. المعجم الكبير للطبراني، الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني، دار احياء التراث العربي
۱۶. شَرْحُ صَحِيحِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ، محمد بن اسماعيل البخاري، تخريج محمد ناصر الدين الالباني، المكتبة الاسلامية، دار ابن حزم
۱۷. الْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ، محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري، دار المعرفة بيروت
۱۸. المكتبة الشاملة
۱۹. منهاج القاصدين، عبد الرحمان بن الجوزي، اداره معارف اسلامي، پاکستان
۲۰. منهاج المسلم، ابو بكر جابر الجزائري، دار السلام پبلشرز
۲۱. روزوں کی کتاب، حافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ الحديث پبلشرز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل پبلیشر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن و سنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمد للہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبہ تعلیم و تربیت: اس شعبہ کے تحت قرآن و سنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

• تعلیم القرآن: مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ و تفسیر، تجوید، حدیث و سیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مشتمل کورسز ہیں۔

• ناظرہ و تجوید اور تحفیز القرآن: قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔

• تعلیم الحدیث: صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پڑھنی ہیں۔

• روشنی کا سفر: یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل کورس ہے۔

• روشنی کی کرن: ناخواندہ خواتین و لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کورس ہے۔

• ریاضی ٹیچ: انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔

• منار الاسلام: بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے مفتاح

القرآن پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

• فہم القرآن: رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پڑھنی پروگرام ہے۔

• سمر کورسز: گرمیوں کی چٹیوں میں ہر شعبہء زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین، لڑکیوں اور بچوں کے لیے

مختصر دورانیے کے کورسز پڑھائے جاتے ہیں۔

• الہدیٰ کیسپس اور برانچز میں تدریس کے علاوہ گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے

کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت: قرآن و سنت کی تعلیم کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لیے الہدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف

موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا

جاتا ہے۔

• قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ و تفسیر، حدیث و سیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے

متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ریڈیو، ٹی وی اور کیبل چینلز پر چلانے کے لیے بھی پروگرام تیار کیے جاتے ہیں۔

• تحریری اور صوتی مواد مندرجہ ذیل ویب سائٹس: www.farhathashmi.com

www.alhudapk.com سے بلا معاوضہ ڈاؤن لوڈ کر کے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

شعبہ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں۔ مثلاً

• ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف

• کچی بستیوں میں تعلیمی اوررقائی کام

• روزگار کی فراہمی ٹھیلے اور سلائی مشینیں مہیا کر کے

• بیوہ اور نادار خواتین کے لیے ماہانہ وظائف

• میرج پیور و بلا معاوضہ سہولت

• دیہی و سماجی رہنمائی

• کفن کی دستیابی

• خاتون کی میت کو غسل دینے کا بندوبست

• رمضان المبارک میں راشن کی فراہمی

• عید الاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی

• کنوؤں کی کھدائی کے ذریعے خشک علاقہ جات میں

• فری میڈیکل کیمپوں کا قیام

پانی کی فراہمی

• مستحق افراد کے لیے ماہانہ راشن اور کپڑوں کی تقسیم

• قدرتی آفات کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE EDUCATION

تحفہ رمضان

قرآن مجید با محاورہ ترجمہ و تفسیر

فہم القرآن (1999) اردو	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	فہم القرآن (2000) اردو	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
فہم القرآن (2002) اردو	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	فہم القرآن (2010) اردو	ڈاکٹر فرحت ہاشمی
فہم دین (2004) اردو	ڈاکٹر ادریس زبیر	تفہیم القرآن (2008) اردو	ڈاکٹر ادریس زبیر
تفہیم القرآن (2009) اردو	ڈاکٹر ادریس زبیر	فہم القرآن (2002) English	آمنہ الہی
فہم القرآن (2002) English	حجاب اقبال	فہم القرآن (2002) سندھی	فرح عباسی
فہم القرآن (2002) پشتو	بسمہ کمال	فہم القرآن (2002) بلوچی	(زیر طبع)

رمضان کے متفرق لیکچرز از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

رمضان آگیا	رمضان معزز مہمان
رمضان مبارک	ہم رمضان کیسے گزاریں؟ (30 پروگرامز)
کرنیں (30 رمضان پروگرامز)	بخاری (کتاب الصوم، کتاب السراویۃ، ابواب الاعتکاف)
کتاب الصیام (روزوں کے مسائل)	شہر رمضان (CD)

کتب، کارڈز اور پمفلٹس

شہر رمضان	رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام
قرآنی اور مسنون دعائیں	روزے کے احکام
تقویٰ۔ روزے کا مقصود	رمضان مبارک۔ چند منتخب دعائیں
عید الفطر	Fasting in Ramazan
رمضان مبارک۔ اردو، سندھی	عید کارڈز

رمضان مبارک کے مقدس لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے
الہدی انٹرنیشنل آپ کے اور آپ کے عزیز و اقارب کے لئے تحفہ رمضان پیش کرتا ہے

کتاب

شہر رمضان

رمضان کا مہینہ
کرتے کے



ڈاکٹر فرید الدین

سی ڈی

شہر رمضان



ڈاکٹر فرید الدین

MPV

دعا کارڈ

رمضان کی دعائیں



بینر

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ
وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

ترجمہ: جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔



دارالعلوم
ہاqqانیا



اسکرز

شہر رمضان الَّذِي أَنْزَلَ فِيهِ الْقُرْآنَ

ترجمہ: ۱۹۵۰ء



دارالعلوم
ہاqqانیا

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔“



فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

ترجمہ: ۱۹۵۰ء



دارالعلوم
ہاqqانیا

”پس تم میں سے جو اس مہینہ کو پائے تو چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔“



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَدْ جَاءَكُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ

ترجمہ: (احمد)



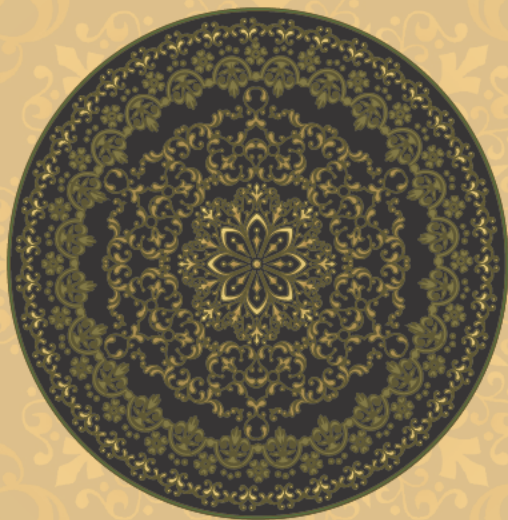
دارالعلوم
ہاqqانیا

”تحقیق تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔“



شَہْرُ رَمَضَانَ

رمضان کا مہینہ اور کرنے کے کام



ڈاکٹر فرحت ہاشمی

eBook

شَهْرُ رَمَضَانَ

رحمت کے دروازے کھلتے ہیں!

- رمضان سال کے تمام مہینوں میں سب سے زیادہ افضل مہینہ ہے۔
- جس میں قرآن مجید محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔
- اسی مہینے میں قرآن مجید لوح محفوظ سے بیت العزت میں اتارا گیا۔
- اسی مقدس ماہ میں صحف ابراہیم اور تمام کتب سماویہ تورات، زبور اور انجیل نازل ہوئیں۔
- رمضان کے دنوں میں روزہ رکھنا اور راتوں کا قیام بخشش کا باعث ہے۔
- اسی ماہ میں وہ مبارک رات لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
- اس ماہ کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔
- رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔
- جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔
- شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔
- اس ماہ میں تقویٰ، اخلاص، ہدایت، صبر، انسانی ہمدردی اور تزکیہ نفس جیسی اعلیٰ اقدار حاصل ہوتی ہیں۔
- رمضان تقرب الی اللہ کے حصول کا مہینہ ہے۔
- رمضان اپنے اندر مثبت تبدیلی لانے اور بُری عادات کو اچھی عادات سے بدلنے کا مہینہ ہے۔
- رمضان روحانی، جسمانی، ذہنی اور قلبی صحت حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ لہذا
- رمضان کی آمد پر خوش ہو جائیں، اللہ کا شکر ادا کریں اور اس کی ہر گھڑی کو غنیمت جانیں۔۔۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (صحیح مسلم: 2496)

”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اب ہے کوئی جوان میں داخل ہو!

ISBN 978 969 8665 21 0



پبلی کیشنز
AL HUDA PUBLICATIONS